شمس الاسلام ملا محمد عمر مجاہد مد ظلہ کو دار العلوم حقانیہ کی طرف سے اعزازی سند (Degree) دینے کا اعلان کیا۔ اور آپکو شمس الاسلام کا تاریخی لقب بھی دیا گیا۔ یہ اعزازی ڈگری آپ کی ملتِ مسلمہ کے لیے عظیم خدمات کے اعتراف میں دی گئی ہے۔ آپ نے جہاد افغانستان کے ثمرات اور لاکھوں شہداء کے خون کو ضائع ہونے سے نہ صرف بچایابلکہ افغانستان اور عالم اسلام میں صدیوں بعد پہلی مکمل آزاد خود مختار اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی اور خلافت اسلامیہ کا احیاء کیا اور عظیم ہیرو اسامہ بن لادن کو تمام عالم کفر کی مخالفت کے باوجود نہ صرف تحفظ فراہم کیابلکہ ان کے ساتھ مکمل تعاون بھی کیا۔ آپ نے علماء، دینی مدارس، اسلامی قوتوں اور جہادی تنظیموں کی دستار کو اوج ثریا تک پہنچادیا۔ آپ نے درویشی اور قلندرانہ شانِ بے نیازی سے امریکی اور شیطانی قوتوں کا گزشتہ کئی برس انتہائی صبر اور استقامت سے مقابلہ کیا۔ اس موقع پر لاکھوں حاضرین نے خوشی سے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ شہادۃ لعالمیہ کی یہ اعزازی ڈگری افغانستان کے وزیر مذہبی امور مولانا محمد مسلم حقانی قونصل جنرل مولانا نجیب اللہ اور جنگی محاذوں کے عظیم کمانڈر صدر ابراہیم نے وصول کی۔ اور دار العلوم حقانیہ کے مہتمم کا شکریہ ادا کیا۔ اس عظیم علمی ڈگری پر مہتمم دار العلوم حقانیہ مولانا سمیع الحق صاحب کے علاوہ تمام اہم اساتذہ اور مشائخ کے دستخط ثبت ہیں۔ یہ دار العلوم حقانیہ کی پہلی اعزازی سند ہے جو گزشتہ ۵۳ سال میں کسی شخصیت کو پیش کی گئی ہو۔ دار العلوم کے اس اقدام سے پاکستان، افغانستان اور عالم اسلام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور لمی حلقوں نے اسے بہت سراہا ہے۔

چیچنیا پر روسی مظالم کی انتہا اور عالم اسلام کی بے حسی

ان دنوں چیچنیا کے غیور عوام اپنے ایمان، جذبہ حریت اور مسلمان ہونے کی بھاری قیمت چکارہے ہیں۔ روس جس کی گھٹی میں مسلمانوں کی دشمنی ازل سے پڑی ہوئی ہے دوبارہ چیچنیا پر جارحیت کا مرتکب ہوا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جب قارئین کے ہاتھوں میں یہ تحریر ہوگی تو اسوقت تک (خاکم بدہن) سقوطِ گروزنی ہو چکا ہوگا اور کئی بے گناہ مظلوم شہری اور مجاہدین روسی

ترتیب وتدوین ۔ مولانا شاکر اللہ حقانی

دار العلوم کی تقریب دستار بندی کا ایک یادگار اجتماع

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو دار العلوم حقانیہ میں ختم بخاری شریف اور دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی۔ ختم بخاری شریف کی یہ تقریب ہر لحاظ سے پر شکوہ اور روح پرور ہوتی ہے اور پھر اسکے ساتھ فضلاء کی دستار بندی سے اس کی رونقیں دوبالا ہو جاتی ہیں یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹۷۰ء کے بعد سے اب تک مدرسہ کی طرف سے باقاعدہ دستار بندی کا جلسہ منعقد نہیں ہوا اور نہ اس کا مدرسے کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے کیونکہ اب نہ اتنی جگہ میسر ہے اور نہ اتنے اسباب۔ لیکن اس کے باوجود فضلا انفرادی طور پر اس کا انعقاد کراتے ہیں اور اس میں بغیر کسی تشہیر اور دعوت کے لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اجتماع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی مختلف شعبوں میں چھ سو فضلاء کرام کی دستار بندی کی گئی۔ عوام اور علماء کا ایک سیل بیکراں تھا جس کے لیے جامعہ کی سو کنال زمین اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھی۔ پورے شہر میں ایک میلے کا ساسماں تھا بلکہ ایک بھرپور میلہ تھا۔ بعض مقامی سکولوں میں تعطیل کرائی گئی تھی۔ ایک عظیم بازار لگا ہوا تھا کتابوں کے مختلف سٹالز تھے۔ ڈھائی کلومیٹر پر پارکنگ اور نظم و نسق کا انتظام دار الحفظ کے طلباء نے باحسن طریقہ سے سنبھال رکھا تھا۔ چونکہ ہر سال اس تقریب کیلئے عارضی سٹیج بنوایا جاتا تھا۔ جو کہ ذرا مشکل کام تھا۔ اس لئے اس سال مستقل وسیع و عریض پختہ سٹیج بنوایا گیا۔ یہاں پر ناسپاسی ہوگی اگر اکوڑہ خٹک کے باسیوں کے ایثار و قربانی کی داد نہ دی جائے کہ انہوں نے اپنے حجرے بیٹھک بلکہ اپنے گھر مہمانوں کیلئے خالی کر دیئے تھے ۔ پولیس کی بھاری جمعیت بھی نظم و نسق اور کنٹرول سنبھالنے کیلیے موجود تھی۔ جنہوں نے اس عظیم الشان تقریب کو منظم بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جلسہ کی تاریخ ۴ نومبر تھی مگر مہمان اور فضلاء کے متعلقین ۳ نومبر کو عصر سے پہلے آنا شروع ہو گئے۔ اپنے فضلاء کے لئے مختلف قسم کے بینرز ساتھ لائے تھے۔ اور ایک ایمان پرور منظر تھا۔ جس سے دلوں میں دین کی عظمت علم کی فضیلت اور اسلام کا جاہ و جلال دلوں میں جاگزیں ہو جاتا۔

ےے